سلطان القلمؑ کی عظیم الشان سلطنتِ حروف

خواجہ عبد العظیم احمد۔ لیکچرار مڈل ایسٹرن اینڈ اورینٹل اسٹڈیز

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"و إنی أُیّدتُ من اللہ القدیر، وأُعطیت عجائب من فضلہ الکثیر۔ومن آیاتہ أنہ علّمنی لسانا عربیّۃ، وأعطانی نکاتا أدبیۃ، وفضّلنی علٰی العالمین المعاصرین۔"[1]

اور یقیناً میری قدرتوں والے خدا کی طرف سے تائید کی گئی اور مجھے اس کے بے شمار فضل سے عجائبات عطا ہوئے۔ اور یہ بھی اس کے نشانوں میں سے ہے کہ اس نے مجھے عربی زبان سکھائی اور مجھے ادبی نکات سے نوازا اور مجھے تمام ہم عصر علماء میں عظیم الشان فضیلت عطا فرمائی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا سارا کلام (نظم و نثر) ہر زبان میں با کمال ہے مگر عربی زبان میں حضورؑ کا کلام کسی معجزہ سے کم نہیں۔ آپؑ کے عربی نظم و نثر کے باکمال ہونے کی وجہ یہ تھی کہ یہ کلام آپؑ کو من جانب اللہ سکھلایا گیا۔ آپ نے ایک جگہ اس کی تصریح کچھ ان الفاظ میں فرمائی:۔

"عربی تصنیفات میں ایک ایک لفظ دعا ہی کا اثر ہے؛ورنہ انسانی طاقت کا کام نہیں کہ تحدّی کرے۔ اگر دعا کا اثر نہیں تو **پھر کیوں کوئی مولوی یا اہل زبان دم نہیں مار سکتا۔** یہ اللہ تعالی کا خاص فضل ہے کہ اہل زبان کے رنگ اور محارہ پر ہماری کتب تصنیف ہوئی ہیں؛ورنہ **اہل زبان بھی سارے اس پر قادر نہیں ہوتے کہ کل مسلّم محاورتِ زبان پر اطلاع رکھتے ہوں۔ پس یہ خدا ہی کا فضل ہے۔**"[2]

ایک اور جگہ فرمایا:۔

---

[1] انجام آتھم، روحانی خزائن۔ جلد ۱۱ صفحہ 247

[2] ملفوظات جلد 1 صفحہ 182، مطبوعہ قادیان

" وإنی مع ذٰلک عُلِّمتُ أربعین ألفًا من اللغات العربیّة، وأُعطیتُ بسطةً کاملة فی العلوم الأدبیة، مع اعتلالی فی أکثر الأوقات وقلّة الفترات، وہذا فضل ربی أنه جعلنی أبرَعَ مِن بنی الفُرات، وجعلنی أعذبَ بیانًا من الماء الفُرات۔ وکما جعلنی من الہادین المہدیین، جعلنی أفصح المتکلمین۔"[3]

اور اس کے ساتھ مجھے چالیس ہزار عربی لغات سکھائی گئیں۔ اور باوجود میری بیماری کے جن میں صحت والے ایام کم ہی ہوتے ہیں مجھے ادبی علوم میں شرح و بسط عطا کی گئی۔ یہ میرے رب کا فضل ہے کہ اس نے مجھے بنو فرات (دور عباسیہ کے دور کے شعراء و ادباء اور انشاء پرداز) سے زیادہ فصیح بنایا اور میرے بیان کو فرات (دریا) کے نہایت میٹھے پانی سے زیادہ میٹھا بنایا۔ اور مجھے متکلمین میں سے سب سے زیادہ فصیح بنایا۔

حضرت اقدس کے کلام کو بدقّت نظر دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح نظر آتی ہے کہ آپ کا عربی کلام نہائت کھلا، روشن، واضح اور ایک عجیب سلاست رکھتا ہے۔ آپ کے کلام میں ایسی قوّتِ جذب ہے کہ قاری کو بہت متاثر کرتی ہے۔ حضور علیہ السلام کے عربی نثر میں ایک بڑی عظیم الشان خوبی یہ بھی ہے کہ آپ کے کلام میں اکثر مقامات پر ایک خاص حرف (حروف ھجائیہ میں سے) کی تکرار ہوتی ہے، یعنی اس مقام کے جملوں میں مستعمل کلمات (اسماء، افعال و مصادر) میں ایک خاص حرف کی تکرار ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حروف کے شہنشاہ نے اپنا دربار لگایا ہے اور حروف ہاتھ باندھے، نیاز مندی سے، سامنے غلاموں کی طرح کھڑے ہیں۔ اور سلطنتِ حروف کا یہ شہنشاہ اپنی مرضی سے ان کا انتخاب کرتا جا رہا ہے اور جملوں پر جملے بنتے جا رہے ہیں۔

یہ قدرت کوئی عام بات نہیں بلکہ یہ قادر و مقتدر خدا کی عظیم الشان دَین ہے۔ ایک ایسی نعمت ہے جو کسی معجزہ سے ہرگز کم نہیں۔ ذیل میں اسی الٰہی قدرت کو جو کہ حضور علیہ السلام کے ذریعہ ظہور میں آئی کا مختصراً تذکرہ ہوگا۔ حروف ھجاء میں سے ہر حرف کے نیچے حضور کی عربی کتبِ منیفہ سے اقتباسات اکھٹے کئے گئے ہیں۔ یہ یقیناً قارئین کے لئے ادبی اور روحانی حظ کے حصول کا باعث ہوگا۔

حرف "باء"

"ومن علاماتهم أنّ الله یجعل برکاتٍ فی بیوتهم وثیابهم وفی عمائمهم وقُمصهم وجلبابهم وفی شفاههم و أیدیهم واصلابهم، وکذالک فی جمیع آرابهم وفی حتامتهم والثمد الذی یبقی بعد تشرابهم، ویکون معهم عند ھَوْنهم و عند اجلعبابهم، ویُجیبُ دعواتهم فلا یخطیءُ ما یُرمٰی من جعابهم، ولا یمسّهم فقرٌ ویُدخل بأیدیه مالًا فی جرابهم، ویُکرمهم

[3] انجام آتھم، روحانی خزائن۔ جلد ۱۱ صفحہ 234،235

عند مَشِيبِهِم أَزيَدَ مما كان يُكرم فی عدّانِ شبابهم، ويخلق فيهم جذبًا قويًّا ويُرجِع خلقًا كثيرًا إلی جنابهم، وإذا سألوا قام لجوابهم، ويُعينهم ليُعرفوا بتحاببه ولتنشرح الصدور لاستحبابهم، ويوغره تحريبهم، ويُهيّج رُحمه اضطرابهم، فسبحان الذی يرفع عباده الذين إليه يَتَبَتَّلُوْن ."[4]

ترجمہ: اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گھروں، کپڑوں، عماموں، قمیصوں، ہونٹوں، ہاتھوں اور پشتوں میں برکت رکھ دیتاہے۔ اسی طرح ان کے تمام اعضاء میں بھی اور ان کے بچے ہوئے کھانے اور پانی میں بھی برکت رکھ دیاہے۔اور وہ ان کی کمزوری کی حالت میں اور گرے ہوئے ہونے کی حالت میں ساتھ ہوتاہے اور ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشتاہے۔جو تیر ان کے ترکش سے نکلتاہے اس کو خطانہیں جانے دیتا۔ان کو غریبی چھوتی تک نہیں اور وہ ان کے کھیسہ میں خود مال ڈالتاہے۔اور ان کو ان کے بڑھاپے میں ان کی جوانی کی نسبت کہیں زیادہ عزت بخشتاہے۔اور ان میں ایک بھاری جاذبیت پیدا کرتاہے اور ایک کثیر مخلوق کو ان کی جناب میں لاتا ہے۔اور جب ان سے کوئی سوال کیاجاتاہے تو اس کے جواب میں کھڑا ہوجاے جاتاہے۔اور ان کی مدد کرتاہے تاکہ وہ(اولیاء) اس کے ساتھ محبت کی وجہ سے پہچانے جائیں۔اور ان کی محبت کے لئے سینے واہو جائیں۔اور ان سے لڑائی اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے۔ان کا اضطراب اس کے رحم کو جوش دلاتاہے۔سوبرکت والاہے وہ جو اپنے ان غلاموں کو رفع بخشتاہے جو اس کے لئے تبتّل اختیار کرتے ہیں۔

" وما بارز بل خدع وخبّ۔ وإلی حُجرهِ أبّ۔ وتراءی نَحيفا ضعيفا وكان يُری نفسه رجلًا ببّا۔ وأخلد إلی الأرض وشابه الضبّ۔ وما صعد وما ثبّ۔ وجمع الأوباش وما دعا الربّ۔ وحقّرنی وشتم وسبّ۔ وتبع الحيَل وما صافی الله وما حبّ۔ وما قطع له العُلَق وما جبّ۔ وقال إنی عالم والآن نجم علمه أزبّ۔ وكلّ ما دبّرتبّ۔"[5]

ترجمہ: اور وہ(مولوی مہر علی شاہ گولڑوی)مقابلہ کے لئے نہیں نکلابلکہ اس نے دھوکہ دیااور فریب سے کام لیااور اپنے حجرہ کا قصد کیا۔وہ نہائت کمزور وضعیف طور پر نظر آیاحالانکہ وہ اپنے آپ کو بڑا کڑیل نوجوان دکھاتاتھا۔وہ زمین کی طرف جھکا اور گوہ کے مشابہ ہوگیا۔اور نہ وہ(روحانی طور پر) اوپر چڑھااور نہ ہی کہیں ٹک کر بیٹھا۔اس نے اوباش اکٹھے کئے اور ربّ کو نہ پکارا۔اس نے میری تحقیر کی اور سبّ شتم

[4]تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن۔جلد ۲۰ صفحہ 111

[5]اعجاز المسیح،روحانی خزائن۔جلد ۱۸ صفحہ 49،50

سے کام لیا۔ اور حیل وحجت کی پیروی کی اور اللہ کے ساتھ نہ اپنا معاملہ صاف کیا اور نہ ہی اس سے پیار۔ اس نے (اللہ کی خاطر دنیا سے) قطع تعلق نہیں کی اور نہ اس سے (رشتہ) قطع کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں ایک عالم ہوں اور اب اس کے علم و فضل کا ستارہ قیب الغروب ہو گیا۔ اور ہر وہ جو (کسی مرسل خلاف) تدبیریں کرتا ہے وہ تباہ وبرباد ہی ہوتا ہے۔

حرف "تاء"

"و صرنا فی هذا العهد المبارک من ارباب البضاعة و اولی المکسبة بالصناعة و من الذین یتنعمون۔ و اما فی عهد "الخالصة" فکانت تجاراتنا عرضة للمخاطرات۔ و زروعنا طعمةً للغارات، و صناعاتنا غیر فاضلة الأقوات۔ و مع ذالک محدودة الاوقات و کان انسلاکنا فی أعوان ریاستهم و عمالهم و عملتهم و حفدتهم تمهیدا للغرامات و ارهاصًا لانواع التبعة والعقوبات۔ و کنا کشیءٍ یقلّب فی یوم ماءة مرة ما ندری این نکون غدا أفی الاحیاء أو فی الذین یشغبون ثم یقتلون۔"[6]

ترجمہ: اور ہم اس مبارک زمانہ میں سرمایہ دار بن گئے، اور صنعت و حرفت کی سبب کمانے والے اور ناز و نعم میں زندگی گزارنے والے ہو گئے۔ اور جہاں تک خالصہ کا تعلق ہے تو ہماری تجارتیں خطرات کے سامنے پڑی رہتیں۔ ہماری فصلیں لوٹ مار کا شکار ہوتیں۔ اور ہماری مصنوعات گزارہ کی حد سے زیادہ نہ ہوتیں۔ اس کے ساتھ وقت کے ساتھ محدود ہوتیں۔ ہمارا ان کی ریاستی نوکر شاہی میں داخل ہونا، اور ان کے عمال و عملہ اور ملازمین میں جانا جرمانوں، ٹیکسوں اور طرح طرح کی عقوبتوں کی تمہید ہوتا۔ اور ہم ایک ایسی چیز جیسے تھے کہ جو دن میں الٹائی پلٹائی جائے اور ہم یں اس بات کا کوئی پتانہ ہوتا کہ کل ہم کہاں ہوں گے۔ کیا ہم زندہ ہوں گے یا فسادیوں کے درمیان بے دردی سے قتل کردیئے جائیں گے۔

"و کم من مدارس عمروها و اشاعوا انواع الفنون و اخرجوا کل ما کان کالمدفون۔ و رتبوا فیها قواعد الامتحان، لیکرم الطالب اویُهان۔ ولا شک انهم احسنوا ضوابط التعلیم و أکملوا طرق التفهیم و ملکوا فی هذا الأمر کل زندة

[6] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 519و520

متعسّرة الاقتداح و کل قلعة مستصعبة الافتتاح، و مع ذالک مؤونة هذا التعليم قليلة و ايامها معدودة وفو ائدها جليلة فليغبط الغابطون۔"[7]

ترجمه: اور کتنے ہی مدارس انہوں نے تعمیر کئے، اور کئی قسم کے فنون لوگوں میں پھیلائے اور ہر وہ چیز جو(لوگوں کی آنکھوں سے او جھل) لیّ ہوئی تھی اس کا باہر نکالا اور امتحان کے قواعد مرتب کئے تا کہ طالب علم عزت پائیں یار سوا ہوں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انہوں نے تعلیمی قواعد وضوابط بہت اچھے بنائے اور تفہیم کے طریق کامل بنائے اور اس امر میں ہر قسم کی دشواری و مشکل پر قابو پایا۔ اور ہر قلعہ کو جس کا سر کرنا مشکل تھا اس کو کھول دیا۔ اس طریق تعلیم میں دشواریاں کم ہیں اور اس میں (تحصیل علم) کے دن بھی گنے چنے ہیں مگر اس (طریق تعلیم) کے فوائد بہت اعلیٰ اور بڑے ہیں۔ سو اس نعمت کو دیکھ کر تمنّا کرنے والے اس کی خواہش کریں۔

حرف "ثاء"

"فاتيناها واخذناها كاخذ الوارث متاع الميراث وبعثناها من الاجداث بعد ما سمع نعيها من الزمن النّثاث۔"[8]

ترجمه: پس ہم ان کے پاس پہنچ گئے اور ہم نے انہیں یوں لے لیا جیسا کہ کوئی اپنی وراثت کا مال لے لیتا ہے اور ہم نے انہیں قبروں میں سے اٹھایا بعد اس کے جو خبر دینے والے زمانہ نے ان کی موت کی خبر دی۔

حرف "ج"

"يسعون فى سُبل الله كطِرفٍ يازجُ، ويكشفون سرّالناس كبطنٍ يُبْعَجُ، مجيئهم بُلْجَةٌ وذهابهم ظُلمةٌ۔هم بهجة الملّة والدّين، وحُجّة الله على الأرضين۔يُشاعُ أمرُهم كالبرق إذا تَبَوَّج، والبحر إذا تمَوّج۔تخرج إليهم السُّعداء كظبى إذا خرج

---

[7] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 522

[8] منن الرّحمٰن، روحانی خزائن۔ جلد ۹ صفحہ 237

من تَوْلَجِها، وتقبلهم خيار الأمّة من غير أعوجها۔والذين ينكرونهم فسيعلمون عند الحشرجة، وإن التهبوا اليوم كالنّار الْمُنْحَضَجَةِ۔إنّهم يؤثرون الدنيا ويجعلونها لقلوبهم معبدها، ويتمايلون عليها كالدّيك إذا حَلَجَ ومَشَى إلى أُنْثاه ليَفْسدها۔قد رَهِدُوا كالحبل إذا حُمْلِجَ، وليسوا كَغُصْنٍ رَؤُدٍ بل كطعامٍ إذا تَكَرَّجَ۔ ليس فيهم خيرٌ ويُضاهئون الْحِنْبِجَ۔إنّ الذين يؤمنون برُسل الله مَثَلُهُم كمثل شجرة طيّبةٍ فى حَنادج حُرّة ، هم الذين يُتّخَذون عَضُدًا لِمِلّةٍ مُطهّرةٍ۔"[9]

ترجمہ: وہ(ابدال) اللہ کی راستوں میں ایک اعلیٰ نسل کے تیز رفتار گھوڑے کی طرح قدم مارتے ہیں۔اور لوگوں کے چھپے حالات کو ایسے کھولتے ہیں جیسے کے (جراحی کے لئے) شکم چاک کرنا۔ ان کا آنا ایک سپیدہ صبح کی طرح ہوتا ہے اور ان کا جانا ظلمت و تاریکی ہوتا ہے۔وہ قوم وملت اور دین کی رونق ہوتے ہیں۔اور زمینوں پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ان کا معاملہ ایسے کھل کر پھیلتا ہے جیسے بجلی چمکتی ہے یا سمندر اپنی موجوں (کی وجہ سے) جوش میں آتا ہے۔سعید فطرت ان کی جانب ایسے نکلتے ہیں جیسے ہرن اپنے بھٹ سے۔اور امت کے اعلیٰ ترین لوگ ان کو بغیر کسی کجی کے قبول کرتے ہیں۔اور جو ان کا انکار کرتے ہیں ان کو جلد جان کندنی کے وقت معلوم ہو جائے گا۔اگرچہ وہ آج بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ میں ہی کیوں نہ جلیں۔انہوں نے دنیا کو اپنے دلوں میں معبد بنا رکھا ہے۔اور وہ اس دنیا کی طرف ایسے مائل ہوتے ہیں کہ جیسے مرغا اپنی مادّہ کی طرف کشادہ قدمی سے چلتا ہو جاتا ہے تاکہ وہ اسے خراب کرے۔یقیناً وہ ایسے باریکی سے پیسے جاتے ہیں جیسے رسّی کو مضبوطی سے بٹا جاتا ہے۔پس وہ ایک نرم ونازک شاخ کی طرح نہ تھے بلکہ وہ ایک ایسے کھانے کی طرح تھے جس کو پھوپھوندی لگ چکی ہو۔ان میں کوئی بھلائی نہ تھی اور وہ ایک عظیم الشان انسان کے جیسے دِکھنے کی نقل کیا کرتے تھے۔یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہ ایک پاک درخت کی مانند ہوتے ہیں جو کہ اعلیٰ درجہ کی روئیدگی اگانے والی خالص مٹی میں اگتے ہیں۔یہ وہی لوگ ہیں جن کو پاک دین کے لئے بطور مددگار لیا جاتا ہے۔

---

[9] سِيرَةُ الأبدَال، روحانی خزائن۔جلد ۲۰ صفحہ 136

حرف "ح"

"أُنظُرْ يا أخى كيف أحاط بالناس ظلام وظلم ومظلمة وخُوّفنا من كلّ طرف بأنواع النباح وارتفعت الأصوات بالأرنان والنياح وضُربت علينا المسكنة بالاكتساح وصال الكُفار كالحَيْن المجتاح وعفَتْ آثار التقوى والصلاح وصُبَّت علينا مصائب لو صُبّت على الجبال لدكّتها وكسّرتها كالرداح وامتلأت الأرض شِركًا وكذبا وزورًا ومن الأفعال القِباح وتراءت صفوف الطالحين."[10]

ترجمہ: اے میرے بھائی دیکھو کہ کیسے گھٹاٹوپ اندھیروں اور تاریکی نے لوگوں کا احاطہ کر لیا ہے، ہمیں ہر جانب سے طرح طرح کی سبّ و شتم کا نشانہ بنایا گیا۔ اور طرح طرح کی نوحوں اور واویلوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اور ہمیں لوٹنے کے بعد ہم پر مسکینی مسلّط کی گئی۔ اور کفار نے ہم پر ایسے حملہ کیا کہ گویا جڑ سے اکھیڑ کر تباہ و برباد کر دیا۔ اور تقویٰ اور اصلاح کے آثار معدوم ہو گئے اور ہم پر ایسی مصیبتیں ٹوٹیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتیں تو ان کو ریزہ ریزہ کر دیتیں اور ان کو اٹھنے کے قابل نہ چھوڑتیں۔ اور زمین شرک، جھوٹ، غلط بیانی اور قبیح افعال سے بھر گئی اور بدکار آمنے سامنے صف آراء ہو گئے۔

حرف "خ"

فمن علاماتهم أنهم يُبعدون عن الدنيا، ويُضرب على الصماخ، لاتبقى الدنيا فى قلوبهم مثقال ذرّة ويكونون كالسحاب المنضاخ، وفى الله ينفقون. ولا يمسّهم وَسْخٌ ولا درنٌ منها وكل آنٍ من النور يُغسلون. ومن علاماتهم أن الله يُودع قلوبهم الجذب، فالخلق إليهم يُجذبون، ويكونون كعينٍ نَضّاخةٍ باردٌ

[10] تحفۂ بغداد، روحانی خزائن۔ جلد ۷ صفحہ 18

ماؤها فالخلق إليهم يُهرولُون. وينتضخ عليهم ماء وحى الرحمٰن فالناس من ماءهم يشربون۔ ومن علاماتهم أنهم لا يعيشون كَهبِيَّخٍ بل فى بحار البلاء يسبحون. ويتهيأ للنحر وريدهم وبه تُفْضخ عناقيدهم فالخلق منها يعصرون. ومن علاماتهم أنهم يُسَبِّحون لله ويسبحون فى ذكره كحوت رضراض، ويُقبلون عليه كل الاقبال ويصرخون كصرخة الحبلى عند المخاض، وبه يتلذّذون. ومن علاماتهم تزجية عيشة الدنيا ببذاذةٍ وتصالحٍ على الأغيار وصارخة المستصرخين، والذكر كغادرات الاوكار و به يَتضمّخُون. ومن علاماتهم تنزّههم من كل صَنْخَةٍ وصلاخٍ، وكونهم فتيان المواطن لا كلابسات الفتاخ، بما يفسخون عنهم ثوب الجُبن ويُبلّغون الحق ولا يخافون. ومن علاماتهم أنّهم يُربّون من بايعهم مخلصا تربية الأفراخ، ويُنجّونهم من الفخاخ، ويقومون ويسجدون لهم فى ليلةٍ قاخ، فيدركهم غيث الرحمة ويُرحَمون. ومن علاماتهم أنهم لا يُتَوَفَّوْن إلّا بعد ما أَفْرخ أمرهم واجتمعت زُمرهم وتبيّن الحق كالفَرُّوْخ، ومُلِءَ دلوهم ولم يبق ماؤه كالوَضُوخ، فظهروا بالجسد الممضوخ، وكَمَّلوا زينتهم كعتيدة العرائس لينظر الخلق إليهم فَيُحْمَدُون. ومن علاماتهم أن الدنيا لا تُفَنِّخهُم بأفكارها، بَلْ هم يَقْفَخُونَها ويزيلون شفرة أوزارها وعلى الله يتوكّلون۔ ومن علاماتهم أنّهم يقومون فى ليالٍ كاخٍ ابتغاء رضا الحضرة، ويزرعون بذر الحسنات ويتخذون تقواهم كوخًا لحفاظة تلك الزراعة، فيحصدون فى هذه وبعدها ما يزرعون. ومن علاماتهم أنّهم لا يُقطّبون ولا

يتشزّنون ولا يُصَعّرون للناس۔ ولايُخرّجون مرعى الهُدٰى ولا يكونون كأرضٍ مخرّجةٍ ، ولا يولّون الدُّبر عند العماس ولو مشوا فى العماس، ولا يفرّون ولو يُقتّلون۔ ومن علاماتهم أنّهم لا يمطخون عِرضًا بغير الحق، ويُغمِدون اللسان ولا يمتلخون، ولا يُمْلخون بالباطل ويميخ غضبهم ولو يوقدون، وإذا بلغهم قول يؤذيهم لا يَنْبَخُونَ نَبُوخ العجين، ولا ينتخون الاستقامة بل عليها يُحافظون. ولا تجدهم كمُنَدّخٍ بل هم قوم غيَارٰى وعن أخلاق الله يستنسخون۔ و يستنسخون عن أخلاق نبيهم كَاِكْتِتَابِكُمْ كتابا عن كتاب وكذالک يفعلون ومن علاماتهم أنهم يشابهون عامّة الناس من جهة ظاهر الصورة، ويغايرونهم فى الجواهر المستورة، ويجعل الله لهم فرقانا كنفخاء رابية، فى بلادٍ خاوية، ويُخضّرون ويُثمرون. وكشجرة النهداء يرتفعون. ومن علاماتهم أنّهم يُعطون نُقاخ الأخلاق كلها من غير مزاج الرياء ، ويُنوّخ الله ارض قلوبهم طروقةً لذالک الماء ويُعرفون بالرواءِ ويُطيّبون ويُعطّرون. ومن علاماتهم أنّهم يكونون كُمَشَاءَ الموطن ولا يكونون كرجل وَخْوَاخ، وتجذبهم القوة السماوية فيُزكّون من الأوساخ، وَيَنْقَخُ أمواءهم ضربٌ من الله فيودّعُوْنها من النُّقاخ، فلا يمسّهم لوثٌ من الدنيا ولا يتألّمون بتركها ولا هم يتخزّبون. ومن علاماتهم أنّ صحبتهم حرزٌ حافظ لأهل الأرض من السماء عند نزوّل البلاء ، ودواء لقساوةٍ تتولّد من أمانى الدنيا والأهواء ، وكما يعلو الجِلد درنٌ من قلّة التعهّد بالماء ، كذالک تتّسخ القلوب من قلّة صحبة الأولياء ،

ويعلمها العالمون. ومن علاماتهم أنّ صحبتهم تُحي القلوب، وتقلّل الذنوب، وتُقوّى الوَشْخَ اللغوب، فيثبت الناس بهم على المنهاج ولا يتقدّدون. ومن علاماتهم أنّهم لا يناضلون أعداءهم كإبلٍ تواضَخَتْ، ولايكون وَضاخَهم إلا إذا الحرب عند ربّهم حُتِمت، ولا يجادلون إلا إذا الحقيقة ائتَلَخَتْ، ولا يؤذون ظالمًا بغير الإذن و إنْ يُمَوَّتُوْا كشاةٍ عُبِطَتْ، وبأخلاق الله يتخلّقون."[11]

ترجمہ: اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ دنیا سے دور رکھے جاتے ہیں، اور اس کی طرف سے ان کو کچھ بھی دھیان نہیں رہتا۔ دنیا ان کے دلوں میں ایک ذرہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتی اور وہ ایک پانی سے بھرے ہوئے بادل کی مانند ہوتے ہیں اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور ان کو کوئی گندگی اور غلاظت نہیں چھوتی۔ اور وہ ہر آن نور میں نہلائے جاتے ہیں۔ اور ان کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ ان کے دلوں میں ایک جذب ودیعت فرماتا ہے سو اس کی وجہ سے مخلوق ان کی طرف کھنچی چلی آتی ہے اور وہ ایک بھرے پُرے چشمہ کی مانند ہوتے ہیں جس کا پانی ٹھنڈا ہو اور مخلوق ان کی طرف تیزی سے دوڑتی چلی آتی ہے۔ ان پر رحمن خدا کی وحی کے پانی کا چھڑکاؤ ہوتا ہے اور لوگ یہ پانی پیتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی ناز ونعم میں پلے شخص کی طرح زندگی نہیں گزارتے بلکہ آزمائشوں کے سمندروں میں تیرتے ہیں۔ اور ان کی رگِ جان قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہے اور اسی سے ان کے انگوروں کی شاخیں نچوڑے جانے کے قابل ہوتیں ہیں اور لوگ ان کو نچوڑتے ہیں۔ اور ان کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کے لئے تسبیح کرتے ہیں اور اس کے ذکر میں ایک متحرک مچھلی کی طرح تیرتے ہیں اور وہ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ایک زچگی کے دور سے گزرنے والی حاملہ عورت کی طرح چیختے ہیں اور اسی سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ دنیا میں شکستہ حالی کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں، غیروں پر اپنے ساعتیں بند کرتے ہیں اور فریاد کرنے والوں کی طرح فریاد کرتے ہیں۔ اور گھونسلوں کو چھوڑنے والے پرندوں کے گانے کی طرح اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اسی سے معطّر ہوتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک ان کا ہر آلائش اور خارش سے پاک ہونا بھی ہے۔ اور ان کا ہر میدان میں مردِ میدان ہونا نہ کہ چوڑیاں چھلے پہننے والیوں کی طرح، کیونکہ وہ اپنے تن سے بزدلی کا لباس اتار دیتے ہیں اور حق کی تبلیغ کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی

---

[11] تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ 105

ہے کہ جو بھی مخلص بنتے ہوئے ان کی بیعت کرتا ہے ان کی تربیت ایسے ہی کرتے ہیں جیسے پرندہ اپنے بچوں کو پالتا پوستا ہے اور وہ ان (مبایعین) کو ہر قسم کے جال اور پھندوں سے بچاتے ہیں۔ اور وہ ان کے لئے اندھیری راتوں میں قیام اور سجدہ کرتے ہیں، سو رحمت کی بارش ان کو پکڑتی ہے اور ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نہیں مرتے یہاں تک کہ ان کے (لوگوں کے نزدیک) مشتبہ معاملات کھل کر واضح نہیں ہو جاتے ان کا گروہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی طرح پھل پھول کر اجتماعیت نہیں اختیار کر جاتا۔ اور ان کے ڈول کم پانی والے ڈولوں کی طرح نہیں رہتے۔ سو وہ معطّر جسم کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اپنی زینت کی ایسے تکمیل کرتے ہیں جیسے ایک دلہن کا سنگھار دان ہر لحاظ سے زینت کے سامان سے مکمل ہوتا ہے۔ تاکہ خلق ان کو دیکھے اور وہ نتیجۃً تعریف کئے جاتے ہیں۔ ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دنیا ان کو اپنے خیالات و نظریات سے زیر نہیں کرتی بلکہ وہ ان (نظریات وخیالات) کو (اپنے لدنی علم کے ساتھ) ضرب لگاتے ہیں اور ان کے ہتھیاروں کی تیز دھار کو زائل کر دیتے ہیں۔ اور وہ صرف اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کالی راتوں میں اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اور نیکیوں کے بیج بوتے ہیں اور اپنے تقویٰ کو اس کھیتی کی حفاظت کے لئے ایک گھونسلہ بناتے ہیں۔ اور پھر وہ اس دنیامیں اور اگلی دنیامیں بھی وہ فصل کاٹتے ہیں جو انہوں نے اگائی ہوتی ہے۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ترش روئی نہیں کرتے، نہ ہی کوئی سختی اور نہ ہی لوگوں کے لئے اپنار خسار (تکبر کی وجہ سے) پُھلاتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ ہدایت کی چراہگاہ کا خراج مقرر کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ایسی زمین کی طرح ہوتے ہیں جہاں بارش کا پانی نہیں پہنچتا اور وہ روئیدگی سے محروم رہتی ہے۔ اور وہ شدائد میں پیٹھ نہیں پھیرتے خواہ وہ اندھیری رات میں ہی کیوں نہ چلیں۔ وہ بھاگتے نہیں اگرچہ قتل ہی کیوں نہ کر دئے جائیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی کی عزت ناحق داغدار نہیں کرتے اور وہ اپنی زبان کو روکتے ہیں اور کسی پر زبان درازی نہیں کرتے۔ اور وہ باطل کی مدد سے شب خون نہیں مارتے اور غضبناک نہیں ہوتے اگرچہ ان کو اشتعال ہی کیوں نہ دلایا جائے۔ اور اگر ان کو کوئی ایسی بات پہنچے جس سے ان کو تکلیف ہو تو وہ خمیرے آٹے کی طرح (غصہ سے) پُھولتے نہیں، وہ استقامت کو نہیں چھوڑتے اور اسی پر محافظت اختیار کرتے ہیں۔ تو ان کو بری بات کہنے اور سننے والا نہیں پائے گا بلکہ وہ غیرت مندوں میں سے ہوتے ہیں اور اللہ (کے سکھائے ہوئے) اخلاق سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے نبی ﷺ کے اخلاق سے ایسے نقل کرتے ہیں جیسے تم ایک کتاب سے دوسری جگہ نقل کرتے ہو۔ اور وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ظاہری صورت کے لحاظ سے عامّۃ الناس جیسے ہی ہوتے ہیں مگر وہ چھپے ہوئے جواہر میں ان سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور اللہ ان کے لئے ایک ایسا امتیاز رکھتا ہے جیسے زمین بوس علاقہ میں کوئی مرتفع جگہ۔ اور ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں۔ اور اونچے ٹیلوں پر لگے درختوں کی مانند بلند ہوتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کو ریاء کی آمیزش کے بغیر تمام اعلیٰ اخلاق

دیے جاتے ہیں اور اللہ ان کی سرزمینِ دل کو ایسے تیار کرتا ہے کہ وہ پانی اپنے اندر سمونے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی تروتازگی سے پہچانے جاتے ہیں اور وہ پاک و معطّر کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہر میدان میں مرد میدان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ لٹکے ہوئے پیٹ والے اور ڈھیلے بدن کے مالک شخص کی طرح نہیں ہوتے اور ان کو ایک آسمانی طاقت اپنی جانب کھینچتی ہے سو وہ آلائشوں سے منزّہ ہوتے ہیں۔ اور ان کی خواہشات اللہ کی ایک ضرب ہی سے ماردی جاتیں ہیں سو وہ ان کو اپنے خالص ہونے کی وجہ سے الوداع کہہ دیتے ہیں۔ ان کو دنیا میں سے کوئی آلودگی نہیں چھوتی اور نہ ہی ان کو اس (دنیا) کو چھوڑنے سے کچھ بھی تکلیف ہوتی ہے، اور نہ ہی کوئی دکھ ہوتا ہے۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کی صحبت اہل دنیا کے لئے جہاں نزول بلاء کے وقت حفظ و امان کا باعث ہوتی ہے وہاں دنیاوی خواہشات کی وجہ سے پیدا ہونے والی (دلوں کی) سختی کے لئے بھی بطور دوا ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ پانی کے کم استعمال کی وجہ سے جسم پر میل جم جاتی ہے ٹھیک اسی طرح دلوں پر بھی صحبت اولیاء و صالحین کی قلّت کی وجہ سے (روحانی طور پر) میل جم جاتی ہے اور یہ بات علماء کے علم میں ہے۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کی صحبت دلوں کو زندہ کرتی ہے اور گناہوں کو کم کرتی ہے اور کمزور اور سست انسان کو تقویت بخشتی ہے۔ اور لوگ اس کے سبب سیدھے رستہ پر ثابت قدم رہتے ہیں اور پراگندہ نہیں ہوتے۔ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اعداء کے ساتھ ایسے نہیں نہیں جھگڑتے جیسے اونٹ آپس میں لڑتے ہیں۔ ان کی لڑائی اسی وقت شدت اختیات کرتی ہے جبکہ وہ ان کے ربّ کے حضور حتمی صورت اختیار کرلے۔ وہ تبھی جنگ کرتے ہیں جب حقیقت مشتبہ ہو جائے اور وہ ظالم کو بغیر اذن الٰہی تکلیف نہیں پہنچاتے اگرچہ وہ ایک بھیڑ بکری کی طرح مارے ہی کیوں نہ جائیں اور وہ اللہ کے اخلاق اپناتے ہیں۔

حرف "د"

"ومن علاماتهم أنّهم يحسبون ربهم خزينةً لا تنفد، وعينًا لا تركد، وحفيظًا لا يرقد، وخفيرًا لا يَعْنُدُ، وملِكًا لا يُفْردُ، وحبيبًا لايُفقَدُ، ومَخْدومًا لا يَكْنَد، وعَليًّا

لا يَلبُدُ، ومحيطًا لا يمكد، وحيًّا لاينكد، وقويًّا لا يُهوِّد، وديَّانًا يرسل الرسل ويُوفِد، ويرون أن الخلق خُلقوا من كلمه وإليه يَرجعون."[12]

ترجمہ: اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ربّ کو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی ایسا چشمہ جو ٹھہرا ہوا ہو۔ اور ایسا حفاظت کرنے والا جو کبھی سوتا نہیں اور ایسا پناہ دہندہ جو کبھی الگ نہ ہو۔ اور ایسا بادشاہ جو جو اکیلا نہیں چھوڑتا۔ اور ایسا محبوب جو کھویا نہیں جا سکتا۔ اور ایسا مخدوم جو ناقدری نہیں کرتا۔ اور ایسا عالی جس کی بلندی ہر آن بڑھ رہی ہو اور ایک جگہ نہ رکے۔ اور (ہر شئ پر) ایسا محیط جس کا احاطہ دائمی ہے۔ اور ایسا زندہ کہ جس کو کبھی ملامت نہیں کی جا سکتی۔ اور ایسا طاقتور جس کو کوئی کمزوری نہیں پہنچتی اور ایسا غالب جو رسولوں کو بھیجتا ہے اور نگرانی کرتا ہے۔ اور وہ بنظر غائر دیکھتے ہیں کہ مخلوق اسی کے کلمہ سے بنی اور اسی کی طرف لوٹے گی۔

"و تراهم يعادون الحق والفرقان ولا يقبلون المحمود والمشهود والعيان ولا يتركون الحقد والعدوان و يمشون كالعمين۔ سيما الهنود فان سيرتهم الصدود وزادهم العنود وهم المزهوون۔"[13]

ترجمہ: تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ حق اور فرقان کے دشمن ہیں اور کینہ اور ظلم کو نہیں چھوڑتے اور اندھوں کی طرح چلتے ہیں خاص کر کہ ہندو لوگ کہ ان کی سیرت حق سے روکنا ہے اور ان کا عناد حد سے بڑھ گیا ہے اور عُجب اور خود پسندی ان میں بہت ہے۔

"هم الذين يُتّخَذون عَضُدًا لمِلّةٍ مُطهّرةٍ۔يسعون كثَوْهَدٍ فی سُبل الله بما فُقِّحُوا وقُشِّرُوا عن جُرادةٍ بشرية و أثمر فيهم نَوْرالإيمان بنورٍ إلٰهية۔ إنّهم كأسودٍ ومع ذالک ليسوا كشُحْدُودٍ وليسوا بمثقلين لترک الدنيا و لذالک يطيرون إلى الله ولا يكرمحون۔ يكسحون البواطن ولا يُغادرون فيها مثقال ذرّة من هذه

[12] تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ 111

[13] منن الرّحمٰن، روحانی خزائن۔ جلد ۹ صفحہ 226

العاجلة، ويعملون ما يعملون للآخرة ولها يُجْهدون۔يُعْطَون خُرّد المعارف ويتلقّفون أدقّ بعد أدقّ حتّى يظنّ سَمْغَدٌ أنهم مُلحدون۔ وترٰى وجوههم كَغُصْنٍ عُبرّدٍ لا ترهقها قترةٌ بما عرفوا ربّهم ولا ييأسون۔لہم عزّة فى السّماء فالذين يَهْردون أعراضهم أو يسفكون دماءهم يُحاربهم الله فيؤخذون ويجتاحون، صمٌّ بُكمٌ عُمْىٌ ومن شدّة العناد يكمدون۔"[14]

ترجمہ: یہ وہی لوگ ہیں جن کو پاک دین کے لئے بطور مددگار لیا جاتا ہے۔ وہ ایک کڑیل جوان کی طرح اللہ کی راہوں میں کوشش کرتے ہیں بسبب اس کے کہ ان کی آنکھیں کھول دی جاتی ہیں اور ان کا بشری لباس اتار دیا جاتا ہے۔اور ان میں ایمان کے شگوفے الٰہی نور کے سبب پھوٹتے ہیں۔یقیناً وہ شیروں کی مانند ہوتے ہیں مگر بد اخلاق نہیں ہوتے۔ اور انہیں دنیا کو چھوڑنا کوئی بھاری امر نہیں لگتا، اور اسی کی خاطر وہ اللہ کی جانب اڑتے ہیں اور بھاری نہیں ہوتے۔ اور وہ اپنے اندرونے بالکل صاف کرتے ہیں اور ان میں اس دنیا کا ایک ذرہ بھی نہیں رہنے دیتے۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں وہ آخرت ہی کے لئے کرتے ہیں اور اسی کے لئے ہر دم کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کو اعلیٰ درجہ کے معارف عطا ہوتے ہیں اور وہ دقیق ترین معارف و نکات حاصل کرتے ہیں یہاں تک کہ (علمی و روحانی لحاظ سے) کمزور احمق ان کو ملحد گردانتا ہے۔ اور تو ان کے چہروں کو نرم و نازک شاخ کی طرح دیکھتا ہے۔ ان پر کوئی غبار نہیں ہوتا بسبب اس کے کہ وہ اپنے رب کو پہچانتے ہیں اور مایوس نہیں ہوتے۔ ان کے لئے آسمان میں ایک عزت کا مقام ہے اور وہ جو ان کی بے آبروئی کرتے ہیں یا ان کا خون بہاتے ہیں وہ اللہ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں سو وہ نتیجۃً پکڑے جاتے ہیں اور ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ بہرے ہیں، گونگے ہیں اور اندھے ہیں اور بغض و عناد کے سبب ان کے دل بیمار پڑ گئے ہیں۔

حرف "راء"

"وواللّٰه انّ فوزى هذا من يد ربّى۔ فاحمده واصلّى على نبى عربىّ منه نزلت البركات۔ ومنه اللحمة والسداة۔ وهو هيّأ لى اصلى وفرعى و انبت كلّ بذرى و

[14] سِیرَةُ الاَبدَال، روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ 135

زرعی وھو خیر المنبتین۔ وما کان لی حول اَنْ اعفّر العدا۔ وما ھروتُ اِذْ ھروت ولکن اللّٰہ ھرٰی۔ وما رأیت رائحة شق النفس و ما اشتدت لی حاجة الی انضاء العنس۔ وما اعدیت میاکل الانظار وما جریت طلقا مع الافکار۔ وما رأیت ذات کسورٍ بل طُرت کطیورٍ او کراکب عیدھورٍ۔ و وجدت ما تشتھی الانفس وتلذّ الاعین و اُرضعت من غیر بکاءٍ و أنین۔ فتألیفی ھٰذا امر من لدیه۔ وکل امر یعود الیه وھو احسن المحمودین۔"[15]

ترجمه: اور بخدا یہ میری کامیابی میرے رب کی طرف سے ہے پس میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور نبی عربی پر درود بھیجتا ہوں اسی سے تمام برکتیں نازل ہوئیں اور اسی سے سب تانا بانا ہے اسی نے میرے لئے اصل اور فرع کو میسر کیا اور اس نے میرے بیج اور کھیت کو اگایا اور وہ بہتر ہے سب اگانے والوں سے اور میری کہاں طاقت تھی کہ میں دشمنوں کو خاک میں ملاؤں اور میں نے یہ سوٹا نہیں چلایا جبکہ چلایا بلکہ خدا نے چلایا اور میں نے مشقت نفس کی بو نہیں دیکھی اور مجھے کچھ ضرورت پیش نہ آئی کہ میں اپنی اونٹنی کو لاغر کروں اور میں نے قوی گھوڑے نظروں کے نہیں دوڑائے اور میں ایک تنگ بھی فکروں کے ساتھ نہیں چلا اور میں نے اونچی نیچی زمین کو نہیں دیکھا بلکہ میں پرندوں کی طرح اڑا یا ایسے سوار کی طرح جو قوی اونٹ پر سوار ہوا اور میں نے ہر ایک امر جو جی چاہتا ہے اور آنکھیں اس سے لذت اٹھاتی ہیں پالیا اور بغیر رونے کے مجھ کو دودھ پلایا گیا۔ پس یہ میری تالیف اسی کی طرف سے ہے اور ہر یک امر اسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ ان سب لوگوں سے جو تعریف کئے جاتے ہیں بہتر ہے۔

"وکانت دار العربیة آنق من حدیقة زھرٍ و خمیلة شجرٍ ما رأی اھلھا حر الھوی ولا حرق الجوٰی ذات عِقْیان وعقار وغرب ونضار وحدائق و انھارٍ۔ وزھر وثمار۔

---

[15] منن الرحمٰن روحانی خزائن۔ جلد ۹-: صفحہ 187

وعبيد واحرارٍ۔ وجرد مربوطة۔ وجدةٍ مغبوطة۔ وعمارات مرتفعة ومجالس منعقدة مزينةٍ۔"[16]

ترجمہ: اور عربی کا گھر پھولوں کے باغ اور سبزہ درختوں کی جھاڑی سے زیادہ خوشنما تھا اور اس کے اہل نے کسی خواہش کی گرمی اور کسی بھوک کی آگ نہیں دیکھی تھی اور یہ کہ صاحب زر اور مال اور چاندی اور خالص سونے کا مالک تھا اس میں باغ تھے اور اس میں نہریں تھیں اور اس میں پھول تھے اور پھل تھے اور غلام تھے اور آزاد تھے اور عمدہ عمدہ گھوڑے اس کے طویلہ میں تھے اور قابل رشک حشمت اور دولت تھی اور اونچی عمارتیں اور خوب سجی ہوئی مجلسیں تھیں۔

حرف" زاء"

"وإنّ خفايا القرآن لا يظهر إلّا على الذى ظهر من يَدَيِ العليم العلىّ۔ فإن كان رجلٌ ملک وحده هذا الفهم الممتاز فمثله كمثل رجل أخرجَ الرُكاز۔ وما بذل الجهد وما رأى الارتماز۔ فهو ولىّ الله وشأنه أعظم وذيله أرفع من همز الهمّاز۔ ولمز اللمّاز۔ وما أُعطى هذا الولىّ الفانى من معارف القرآن كالجَهَاز۔ فهو معجزة بل هو أكبر من كل نوع الإعجاز۔ وأىّ معجزة أعظم من اعجازٍ قد وقع ظل القرآن۔ وشابه كلام الله فى كونه أبعد من طاقة الإنسان۔"[17]

ترجمہ: اور یقیناً قرآن کی چھپی (حقیقتیں) کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتیں مگر اس پر جس پر بلند اور علم والے خدا کے ذریعہ ظاہر ہوں۔ پس اگر کوئی شخص اکیلے ہی اس شاندار فہم کا مالک ہو تو اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس نے زمین میں سے نہائت قیمتی سونا چاندی نکال لیا ہو اور اس دوران اسے کوئی بھی محنت و مشقت نہ اٹھانی پڑی، سو یہی ولی اللہ ہے۔ اس کی شان نہائت عظیم ہے اور اس کا دامن عیب جو کی نکتہ

---

[16] منن الرحمٰن روحانی خزائن۔ جلد ۹۔: صفحہ 232

[17] اعجاز المسیح، روحانی خزائن۔ جلد ۱۸ صفحہ 48

چینیوں سے پاک ہے۔ اس فانی فی اللہ ولی کو قرآن کے معارف نہائت ضروری سامان کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ سو وہ معجزہ ہوتے ہیں بلکہ ہر قسم کے معجزات میں سے عظیم تر ہوتے ہیں اور کون سا معجزہ قرآن کے ظلّ ہونے سے زیادہ بڑا ہے جس میں اللہ کا کلام اس (کے بیان کردہ معارف قرآنی) سے مشابہت اختیار کر لے اور انسانی طاقت سے باہر ہو۔

حرف " س "

"ومن الفتن العظمٰی والآفات الکبریٰ صول القسوس۔ بقسی الهمز واللمز کالعسوس۔وکل ما صنعوا لجرحِ دیننا من النبال والقیاس۔ بنوه علی المکائد کالصائد لا علی العقل والقیاس۔ نبذوا الحق ظهریّا۔ وما کتبوا فیما دوّنوه إلّا أمرًا فریّا۔ وقد اجتمعت هممهم علٰی إعدام الإسلام۔ و اتفقت آراءهم لمحو آثار سیدنا خیر الأنام۔ یدعون الناس إلی اللظٰی والدرک۔ ناصبین شَرَک الشرک۔ وما وجدوا کیدًا إلّا استعملوه۔ وما نالوا جهدًا إلّا بذلوه۔ استحرت حربهم۔ وکثر طعنهم وضربهم۔ ونعرت کوساتهم۔ و صاحت من کل طرف بوقاتهم۔ وجالت خیولهم۔ وسالت سیولهم۔ وسعوا کل السعی حتی جمعوا عساکر الإلحاد۔ ورفعوا رایات الفساد۔ وصُبّت علی المسلمین مصائب وخُرّبت تلک الربوع۔ وأهدیت لسُقیاها الدموع۔ وکثر البدعة وما بقی السُنّة ولا الجماعة۔ ورُفع القرآن وضاقت عن صونه الاستطاعة۔"[18]

ترجمہ: اور بڑے بڑے فتنوں اور آفات میں سے ایک عیسائی پادریوں کا (اسلام پر) حملہ ہے۔ جو انہوں نے کسی شکاری کی طرح اپنے عیب جوئی اور نکتہ چینیوں کے کمانوں کی مدد سے کئے۔ اور جو کچھ بھی انہوں نے تیروں اور کمانوں سے ہمارے دین کو نقصان پہنچانے کی

[18] روحانی خزائن۔ کمپیوٹرائزڈ: جلد ۱۸- اعجاز المسیح: صفحہ 18

غرض سے بنایا انہوں نے شکاریوں کے سے حیلوں اور دھوکہ دہی سے بنایا نہ کہ عقل و قیاس کی مدد سے۔ انہوں نے سچ کو پس پشت ڈالا اور جو کچھ بھی لکھا صرف اور صرف جھوٹ لکھا۔ اور ان کی ہمتیں اسلام کو منہدم کرنے میں جُت گئیں۔ اور ان کی آراء ہمارے آقا خیر الانام کے مبارک آثار کو مٹانے کے لئے جمع ہو گئیں۔ وہ شرک کا جال بچھا کر لوگوں کو آگ کے شعلوں اور گڑھوں کی طرف بلاتے ہیں۔ انہوں نے کوئی حربہ استعمال کئے بغیر نہ چھوڑا۔ اور سر توڑ کوششیں کیں، ان کی جنگ مزید بھڑکی اور ان کے طعنوں اور ضربوں نے مزید شدت اختیار کی۔ ان کے ڈھول شدت سے بجے اور ان کے بگل ہر جانب سے بجے اور ان کے گھوڑے ہر طرف گھومے اور ان کے سیلاب ہر طرف سے امڈ آئے، اور انہوں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ یہاں تک کہ اپنے الحاد کے لشکر جمع کئے اور فساد کے جھنڈے بلند کئے۔ اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے اور آبادیاں ویرانی میں بدل گئیں، اور ان کو بہانے کے لئے آنسوؤں کا ہدیہ مقرر کیا گیا۔ بدعتیں بڑھ گئیں اور نہ سنت بچی نہ جماعت۔ اور قرآن اٹھ گیا اور اس کی صیانت کے لئے استطاعت کم پڑ گئی۔

"یا متصوّفی الهند ان اهل الصلاح منکم قدر قلیلٌ و اکثرکم مبتدعون۔ و فیکم الذین مالوا الی الرهبانیة و ترکوا ما أُمروا به ولایخافون الله و لا یبالون و اذا قاموا الی الصلٰوة قاموا کسالٰی والٰی ریاضات البراهمة یسارعون۔ و یُدمون سنابک سوابقهم ویعقرون مناسم رواسمهم و یَحسبون انهم یُحسنون۔ یقولون آمنا بالقرآن ولا یؤمنون به و یقولون نتّبع السُنن و لا یتبعونها و هم الٰی طرق الغیّ منقلبون۔ انّ الذین وجدوا الحق فهم قوم یقطعون تعلق الأشیاء مع وجود تعلقها و یتبتّلون الی الله بنهج کأنه لا عرس لهم و لا غرس و لا عنس لهم ولا فرس و یؤثرون الله علٰی کل ولدٍ و أهل و مالٍ فهم الموفّقون اولئک علیهم صلوات من ربهم ورحمة و اولئک هم المهتدون۔"[19]

---

[19] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 390 تا 391

ترجمہ: اے ہندوستان کے صوفیو! یقیناً تم میں اہل اصلاح بہت کم ہیں اور تمہاری اکثریر بدعتوں میں پڑ چکی ہے۔ اور تم میں سے بعض تو رہبانیت کی طرف مائل ہو چکے ہیں اور انہوں نے اس سب کو بھلا دیا جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ خدا سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی انہیں اس کا کچھ خیال ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ برہمنوں کی سی تپسیاؤں میں پھرتی دکھاتے ہیں۔ اس تیزی میں وہ اپنے تیز رو گھوڑوں کو اتنا بھگاتے ہیں کہ ان کے کھروں کے کنارے خون آلود ہو جاتے ہیں، اور اپنے تیز رو اونٹوں کو اتنا بھگاتے ہیں کہ ان کے کے کھروں کے کناروں کو خون آلود کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ جو وہ کر رہے ہیں وہ بہت اچھا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لاتے ہیں درآنحالیکہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سنت رسول ﷺ کی اتباع کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ اتباع نہیں کرتے اور وہ کجی والے رستے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے حق کو پایا تو وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے باقی چیزوں کے وھود سے اپنا تعلق کاٹ دیا اور اللہ کا سلؐ ایسے طور سے اختیار کیا کہ جیسے نہ ہی ان کی کھیتی باڑی تھی نہ کھیت کھلیان، نہ ہی مال مویشی اور نہ ہی اونٹ اور گھوڑے۔ انہوں نے اللہ کو اپنے اہل وعیال، مال ودولت پر ترجیح دی یہی وہ نیکو کار ہیں اوع انہی پر ان کے رب کی رحمت اور صلوٰت ہیں اور یہی ہدایت یافتہ گروہ ہیں۔

حرف " ش"

"يعلمون أنہم ميّتون ثم يتعامشون۔ يبكون للدّنيا كالأعمش، وهم عن الآخرة غافلون۔ زيّن الشيطان لهم أهواءهم فعُنّشوا اليها فأحبط الله أعمالهم،و أفسل عليهم متاعهم، ولُعِنوا وهم لايعلمون. يختارون ثَمَدًا حَمِأَ وَصَرِيَ ويتركون غَمْرًا غير غَشَشٍ ذلک بأنهم أفشال فعلى الأدنٰى يقنعون۔ يتركون لونًا لا شِيَة فيها ويختارون الرقش ويقعدون بين الضِّحّ والظِّلّ ولا يتركون مقاعد إبليس ولا ينتهون. وحَبابُهم أن تُفتَح عليهم أبواب الدُّنيا ويُعطوا فيها كلّ ثمرة من ثمارها ويُسَمَّغُون۔ يُكفّروننى ولا أَدرى علٰى ما

يكفّرونني، وآلتناهم بيمين أن يقولوا ما يسترون، فما تفوّهوا بقول وشُدَّ وكاء قربتهم فلا يترشحون."[20]

ترجمہ: وہ جانتے ہیں کہ وہ مرنے والے ہیں مگر پھر بھی وہ غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ وہ دنیا (کے حصول) کے لئے ایسے روتے ہیں کہ گویا ایسا شخص جس کی آنکھیں بوجہ بیماری کے بہتی رہتی ہیں، ہو۔ اور وہ آخرت سے غافل رہتے ہیں۔ شیطان ان کو ان کی آرزوؤں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے تو وہ اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں اور اللہ ان کے اعمال ضائع کر دیتا ہے۔ اور ان کے مال و متاع کو ذلیل کر دیتا ہے۔ اور وہ لعنت کر دیئے جاتے ہیں درآنحالیکہ انہیں اس کا علم ہی نہیں ہوتا۔ وہ ٹھہرے ہوئے گدلہ پانی کے جوہڑ کو چنتے ہیں اور گہرے اور صاف ستھرے پانی کو چھوڑتے ہیں، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کمزور اور بزدل ہیں اسی لئے ادنیٰ پر قناعت اختیار کرتے ہیں۔ وہ اس رنگ کو چھوڑتے ہیں جس میں دوسرے رنگ کی ملونی نہیں اور مٹیالہ اور سیاہ رنگ کو اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ دھوپ اور چھاؤں کے مابین بیٹھتے ہیں اور ابلیس کے بیٹھنے کی جگہوں کو نہیں چھوڑتے اور نہ ہی باز آتے ہیں۔ ان کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کے لئے دنیا کے در وا کئے جائیں اور ان کو اس کے پھلوں میں سے ہر ایک پھل دیا جائے۔ اور ان کو اس (دنیا) سے اچھی طرح کھلایا اور گھونٹ گھونٹ کر کے پلایا جائے۔ اور وہ مجھے کافی قرار دیتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ وہ کس بنیاد پر مجھے کافر قرار دیتے ہیں۔ اور ہم ان کو قسم دیتے ہیں کہ بتائیں کہ وہ کیا چھپائے ہوئے ہیں۔ سو انہوں نے (جواباً) کچھ نہ کہا اور ان کے مشکیزہ لا منہ مضبوطی سے بند کر دیا گیا اور انہوں نے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکایا۔

حرف "ص"

"فإن الصلاة مركبٌ يوصل العبد إلى رب العباد۔ فيصل بها إلى مقام لا يصل إليه على صهوات الجياد۔ وصيدها لا يُصاد بالسهام۔"[21]

ترجمہ: سو نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو ربّ العباد سے جاملاتی ہے۔ اور وہ اس کے ذریعہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اعلیٰ درجہ کے تیز رفتار گھوڑوں کی پیٹھوں پر سوار ہو کر بھی نہیں پہنچا جاتا۔ اور نہ ہی اس کے (درجہ کا) شکار تیروں کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

" غلبت ملة عبدة الصليب فصالوا على المسلمين بالافتراء والمَين، و أَحلُّوا سفک عُشّاقٍ كانوا كصيد الحرمين۔ فصبت علينا مصائب كنا لا نستطيع

---

[20] تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ 124

[21] اعجاز المسیح، روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔ صفحہ 166

احصاء ھا و ضاقت الارض علینا و تورمت مقلتنا باستشراف الناصرین۔ فاراد اللّٰہ ان یاتی بصبح الصداقة"[22]

ترجمہ: صلیب کی پرستش کرنے والوں کا مذہب غالب آ گیا۔ اور انہوں نے مسلمانوں پر جھوٹ و افتراء کی مدد سے حملہ کیا۔ اور (اسلام کے) عشاق کا خون ھدر کیا۔ اور وہ ایسے ہو گئے کہ گویا حرمین کا شکار کرنے چلے۔ پس ہم پر اتنی مصیبتیں آئیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہ رہا اور زمین ہم پر تنگ پڑ گئی۔ ہماری آنکھیں عیسائیوں کے اس غلبہ کو دیکھ کر متورّم ہو گئیں تو اس پر اللہ نے ارادہ کیا کہ سچائی کی صبح کو لے آئے۔

" فترون کل حزب بما لدیھم فرحین۔ و کل فرقة بنی لمذھبه قلعة و لا یرید أن یخرج منھا و لو وجد أحسن منھا صورة و کانوا لعماس اخوانھم متحصّنین۔ فارسلنی اللّٰہ لأستخلص الصیاصی۔ واستدنی القاصی، و انذر العاصی، ویرتفع الاختلاف ویکون القرآن مالک النواصی و قبلة الدین۔"[23]

ترجمہ: سو تم ہر گروہ کو دیکھتے ہو کہ جو ان کے پاس ہے وہ اس پر خوش ہیں۔ اور ہر فرقہ نے اپنے مذہب کو قلعہ بنالیا ہے اور وہ اس سے نکلنے کو تیار نہیں اور اگرچہ وہ اس سے زیادہ بہتر صورت دیکھ لے۔ اور وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ لڑائی کے لئے قلعہ بند ہیں۔ سو اللہ نے مجھے بھیجا تا کہ میں اسیروں کو مخلصی بخشوں، اور (حقیقی اسلام سے) دور کو نزدیک کروں، اور نافرمان کو ہوشیار کروں اور اختلاف کو دور کروں تا کہ قرآن اصل میں لوگوں کا پیشرو اور دین کے لئے قبلہ بن جائے۔

حرف "ض"

"ومن علاماتھم أنّھم یرودون الجنة ابتغاء لقاء الحضرة لا للحم الطیر وعین البقرة، وتجد عُرضَتَھم باسطة الیدین، لتلقّف اوامر رب الکونین۔ عَلْھضُوا قارورة حُجب الناسوت، وفتقوا بصدقھم رتق اللاھوت، وذلک بأن اللّٰہ قض

---

[22] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد صفحہ 553

[23] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 560

عليهم خيل التجلّيات، فقوّضوا بناء وجودهم وما بقى نضنضة النفس ودَخَلُوْا فى أمان الله من الحَيَوَاتِ ، ودخلوا الرياض وتهلّلت وجوههم كبرق إذا ناضَ، ووجدوا وجوه أهل الدّنيا وجوهاً مسودّةً فسعوا للتبييض، وقاموا لإصلاحهم كما تَرِضُ الدجاجة على البيض۔"[24]

ترجمہ: اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جنت کی خواہش صرف اللہ کی لقاء کی خاطر کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت کھانے کی خاطر یا سیاہ انگور کھانے کی خاطر۔ اور تو ان میں ایک وسیع قوّت دونوں جہانوں کے رب کے حکموں کو جلدی سے لینے کے لئے (مستعد) پائے گا۔ انہوں نے حواجبِ ناسوت کے شیشے توڑ دیئے۔ اور اپنے صدق کے سبب لاہوتی بند شیں پھاڑ ڈالیں۔ اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ نے ان پر اپنی تجلیات کے گھوڑوں پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ سو انہوں نے اپنے وجود کی عمارتوں کو ڈھا دیا۔ اور نفس کی کوئی حرکت باقی نہ رہی، اور وہ سانپوں کے خوف سے اللہ کی امان میں داخل ہو گئے۔ اور وہ باغوں میں داخل ہوئے اور ان کے چہرے اس طرح چمک اٹھے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اور انہوں نے اہل دنیا کے چہرے سیاہ پائے اور ان کو سفید کرنے کی مساعی کی۔ اور ان کی اصلاح کیے لئے کھڑے ہوئے جیسا کہ مرغی انڈوں پر ان کو سینے کے لئے بیٹھتی ہے۔

"و وهب لى بعد موتى كلامًا كالرياض۔ و قولًا أصفى من ماء يسيح فى الرضراض۔ وحجة بالغة تلدغ الباطل كالنضناض۔ وكلها من ربى وما أنا إلَّا خاوى الوفاض۔ وأُمرتُ أن أنفق هذه الأموال على الأوفاض۔وأن أرُمّ جدران الإسلام قبل الانقضاض۔"[25]

ترجمہ: اور اس نے مجھے میرے مرنے کے بعد باغوں جیسا کلام عطا فرمایا ہے۔ اور ایسا کلام جو صاف پانے سے بھی زیادہ شفاف ہے جو کہ کنکروں والی زمین پر بہتا ہے۔ اور ایسی بالغ حجت عطا فرمائی جو باطل کو سخت متحرک سانپ کی طرح ڈستی ہے۔ اور یہ سب میرے رب کی

---

[24] سِيرَةُ الاَبدَال، روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ 140

[25] اعجاز المسیح، روحانی خزائن۔ جلد ۱۸ صفحہ 30

طرف سے ہے اور میں تو (اس سب سے) تہی دامن تھا۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں یہ سب جلدی جلدی خرچ کروں اور اسلام کی دیواریں ان کے گرنے سے پہلے مرمت کروں۔

حرف "ط"

"تبيّن أنه ما قبل الشروط۔ وأرى الضمور والمقوط۔ و تشحّط بدمه وما رأى سبيل الخلاص إلّا الشحوط۔ وهمط وغمط۔ وما ذبح كبش نفسه وما سمط وما قمط۔"[26]

یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اس (مولوی مہر علی شاہ گولڑوی) نے شرائط قبول نہ کیں اور لاغری اور کمزوری دکھائی اور اپنے خون سے لتھڑ گیا اور بھاگنے کے سوا کوئی مفر نہ دیکھا۔ اور اس نے ظلم کیا اور حقیر جانا۔ اسنے اپنے نفس کا مینڈھا ذبح نہ کیا نہ اس کے پاؤں باندھے اور نہ ہی اس کی کھال اتاری۔

حرف "ظ"

" قلوبهم مظلمة وصدورهم ضيّقة، قوم فظاظ غلاظ ، خُلُقُهم ناريسعّرفي الألفاظ ، وكلِمُهم تتطاير كالشواظ۔"[27]

ان (اولیاء کے دشمنوں) کے دل تاریک ہیں اور ان کے سینے تنگ، یہ ایک بد اخلاق، متشدد قوم ہے۔ ان کے عادات ایسی آگ ہیں کہ جو ان کے الفاظ میں بھڑکتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ان کے کلمات بھڑکتے ہوئے شعلہ کی مانند اڑتے ہیں۔

---

[26] اعجاز المسیح، روحانی خزائن۔ جلد ۱۸ صفحہ 27

[27] روحانی خزائن۔ کمپیوٹرائزڈ: جلد ۲۰- تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 87

حرف "ع"

"و إنه كذب كذبا فاحشا وما خاف۔ بل خدع وزوّر وأغرى علىّ الأجلاف۔ وزعم نفسه كأنه صاحب الخوارق والكرامات۔ وعالم القرآن وشارب عين العرفان ومالک الدقائق والنكات۔ فوجب علينا أن نُرِى الناس حقيقة ما ادّعاه۔ ونُظهر ما أخفاه۔ ولو لا الامتحان۔ لصعب التفريق بين الجماد والحيوان۔ وكنتُ أقدر أن أُرِى ظالعه كالضليع وحُمره كالأفراس۔ ولكن هذا مقام العماس لا وقت عفوعثار الناس۔ والمتكبّر ليس بِحَرِىّ أن يُقال عِثارُه۔ وسترعواره۔"[28]

ترجمہ: اور اس (مولوی مہر علی شاہ گولڑوی) نے سفید جھوٹ بولا اور نہیں ڈرا بلکہ دھوکہ دہی سے کام لیا اور آراستہ جھوٹ سے کام لیا۔ اور اجڈ گنوار لوگوں کو میرے بر خلاف برانگیختہ کیا۔ اور اپنے بارے میں گمان کیا کہ وہ صاحب خوارق و کرامات ہے۔ وہ قرآن کا عالم اور عرفانی چشمہ سے سیر اب ہے۔ اور گہرے علمی نکات و دقیق حقیقتوں کا جاننے والا ہے۔ سو یہ ہم پر ضروری ٹھہرا کہ ہم اس کے دعویٰ کی حقیقت لوگوں کو دکھائیں۔ اور اس کو ظاہر کریں جو وہ چھپارہا ہے۔ اور اگر آزمائش نہ ہو تو جاندار اور بے جان کا فرق معلوم نہ ہو سکے۔ اور مجھے پوری قدرت ہے کہ میں اس کے لنگڑے اونٹوں کو مضبوط اونٹ دکھاؤں اور اس کے گدھوں کو گھوڑے بنا کر پیش کروں مگر یہ ایک (علمی) جنگ کا میدان ہے نہ کہ اوندھے گرے ہوئے لوگوں کو معاف کرنے کا۔ اور ہر متکبر اس قابل ہوتا ہے کہ اس کو معاف کیا جائے یا اس کی پردہ پوشی کی جائے۔

"ومن خواص العربية وعجائبها المختصة انها لسان زيّنت بلطائف الصنع ووضع فيها بازاء معانى متعددة بالطبع لفظ مفرد فى الوضع ليخفّ النطق به حتى الوسع ولا يحدث ملالة الطبع۔ وهذا امر ذو شان ممد عند بيان۔ لا يوجد

[28] اعجاز المسیح، روحانی خزائن۔ جلد ۱۸ صفحہ 39

نظیره فی لسان من السن الاعجمین۔ فلذٰلک تجد تلک الالسنة غیر بریة من معرة اللکن۔ وخالیة من فضیلة اللسن۔ و مع ذٰلک لا تعصم عن الفضول فی الکلام ولاؔ تکفی مفرداتها فی استیفاء انواع المرام۔"[29]

ترجمہ: اور عربی کے خواص اور اس کی خاص عجائب باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسی زبان ہے جو لطائف صنعت سے زینت دی گئی ہے اور جو طبعاً معانی متعددہ ہیں۔ ان کے مقابل پر ایک ہی لفظ وضع میں رکھا گیا ہے تا حتی الوسع بولنا اس کا آسان ہو اور ملالت طبع پیدا نہ ہو اور یہ ایک امر ذوشان ہے جو بیان میں مدد کرتا ہے اور کسی زبان میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی اسی لئے تو دیکھے گا کہ تمام زبانیں لکنت کے عیب سے خالی نہیں ہیں اور فصاحت کے ہنر سے محروم ہیں اور پھر وہ زبانیں فضول گوئی سے بچا نہیں سکتیں اور ان کے مفردات مقصودوں کے حاصل کرنے کے لئے کفایت نہیں کرسکتے۔

" کان ابی یعرج من مرتبة الی أُخری، و من عالیة الی علیا، حتی عرج الی معارج الاقبال، و خلع الله علیه من خُلَع الاکرام والإجلال۔ و ما أَلته من شیء و صار من المتمولین۔ ثم غلب علیه تذکار الوطن، والحنین الی المسارح المهجورة والعطن، فقوّض خیام الغربة والغیبة، وأسرج جواد الأوبة الی الأهل والعشیرة و رجع سالمًا غانما الی العترة بنضرة و خضرةٍ و متاعٍ و أثاثٍ رحیب الباع، خصیب الرباع۔ وکان ذالک فعل الله الذی اذهب عنا حزننا، و اماط شجننا، و من علینا، و تولی و تکفل و احسن الینا، و هو خیر المحسنین۔"[30]

ترجمہ: میرے والد ایک عہدہ سے دوسرے تک اور ایک بلندی سے دوسری بلندی تک ترقی پاتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ بہت اعلیٰ مراتب تک پہنچ گئے۔ اللہ نے ان کو عزت و عالی منزلت کی لباس پہنائے اور کسی چیز کی کمی نہ رہنے دی اور وہ متمول لوگوں میں سے ہو گئے۔ پھر ان پر اپنے وطن کی یاد غالب آنے لگی۔ اور ترک کی ہوئی چراہگاہیں اور مویشیوں کے باڑے یاد آنے لگے تو انہوں نے غریب الوطنی اور وطن سے دوری کو خیر باد کہا۔ اور پھر گھر والوں اور خاندان کی طرف واپسی کے گھوڑے پر زین ڈالی اور صحیح سلامت اپنے خاندان کی طرف سرسبزی و شادابی کے ساتھ، مال و اسباب، سامان اور متاع کے ساتھ لوٹے، اس حال میں کہ وہ فیاض، کشادہ حال اور فراخی والے تھے۔ اور

---

[29] منن الرحمٰن، روحانی خزائن۔ جلد ۹ صفحہ 222

[30] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 544

یہ اللہ کا حکم تھا جس نے ہم سے غم دور کیا اور ہماری مشکلات دور کیں اور ہم پر فضل و احسان کیا اور ہمارا خیال کیا اور ہماری کفالت کی اور ہمارے ساتھ لطف کا سلوک کیا اور وہ لطف کا سلوک کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ بہتر ہے۔

"يا أخي تحسبني كافرًا و إني مؤمنٌ موحِّدٌ أتبع رسولي وسيدي صلى الله عليه وسلم وجعلني الله وارثًا لعلومه وباعِه وبَعاعِه وأرجو أن يشيّع نعشي في اتّباعه ومع ذلک أخضع لک بالكلام وأستنزل منک رفق الكرام فلا تغلُظْ عليَّ ولا تُشمِتْ بي الكُفّارَ۔"[31]

ترجمہ: اے میرے بھائی تم مجھے کافر سمجھتے ہو اور میں موَحد مومن ہوں۔ میں اپنے رسول اور آقا ﷺ کی اتباع کرتا ہوں۔ اور اللہ نے مجھے اپنے فراخ اور تمام علوم کا وارث بنایا ہے۔ اور امید کرتا ہوں کہ میرا جنازہ اسی حال میں اٹھے کہ میں ان کے اتباع میں سے ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں تمہارے ساتھ عاجزی سے کلام کر رہا ہوں اور میں تمہارے لئے اپنے مقام سے نیچے اتر کر کریم النفس لوگوں کی طرح نرمی اختیار کر رہا ہوں۔ سو تم مجھ پر سختی مت کرو اور کفار کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دو۔

حرف "غ"

ذهب الوفاء وفقد الحياء ، ولا يعلمون ما الاتقاء ۔ أرى وجوهاً تلمع فيهم أسرّة الغَدر، يحبّون الليل الليلاء ويبزُقون على البدر۔ يقرأون القرآن، ويتركون الرحمن۔ لا يرى منهم جارُهم إلا الجَور، ولا شريکُ حدبهم إلا الغَور، يأكلون الضعفاء ويطلبون الكَور۔ كثُر الكاذبون والنمّامون، والواشون والمغتابون، والظالمون المغتالون، والزانون الفاجرون، والشاربون المذنبون، والخائنون الغدّارون، والمايلون المرتشون۔ قست القلوب والسجايا، لا يخافون الله ولا يذكرون المنايا۔ يأكلون كما يأكل الأنعام، ولا يعلمون ما الإسلام۔ وغمرتهم شهوات الدنيا، فلها يتحركون ولها يسكنون، وفيها ينامون

[31] تحفۃ بغداد، روحانی خزائن۔ جلد ۷ صفحہ 37

وفيها يستيقظون۔ وأهل الثراء منهم غريقون فى النعم ويأكلون كالنَّعم، وأهل البلاء يبكون لفقد النعيم أو من ضغطة الغريم، فنشكوا إلى الله الكريم، ولا حول ولا قوة إلا بالله النصير المعين۔[32]

ترجمہ: وفا چلی گئی اور حیاء عنقاء ہو گئی اور وہ نہیں جانتے کہ تقویٰ کیا ہے ؟ میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ جن میں غدر کے نشانات ہیں وہ اندھیری کالی راتوں کو پسند کرتے ہیں اور چاند پر تھوکتے ہیں وہ قرآن پڑھتے ہیں اور رحمن خدا کو ترک کرتے ہیں ان سے ان کا ہمشایہ ظلم کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور ان کی مہربانیوں میں شریک (دوست) سوائے گڑھے کے۔ وہ کمزوروں کو کھاتے ہیں اور بڑی جماعتوں کو چاہتے ہیں۔ جھوٹوں اور چغل خوروں کی زیادتی ہو گئی، غیبت کرنے والے اور عیب جو بڑھ گئے۔ ظلم کرنے والے اور ہلاک کرنے والے بڑھ گئے، زنا کرنے والے اور نافرمان، شرابی اور گناہ گار، خیانت کرنے والے اور غدار جھکنے والے اور رشوت ستان بہت کثرت اختیار کر گئے۔ دل اور اخلاق سخت ہو گئے وہ اللہ سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی اپنے موتوں سے۔ وہ جانوروں کی مانند کھاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے ان کا گہرا چشمہ دنیا کی شہوتیں ہیں۔ اسی کے لئے وہ متحرک ہوتے ہیں اور اسی کے لئے ٹھہرتے ہیں۔ اس میں سوتے ہیں اور اسی میں جاگتے ہیں۔ ان میں سے صاحبان مال و ثروت خوشحالی میں غرقاب ہیں اور چوپائے کھانے میں مصروف۔ یہی ہیں جو آزمائش میں نعماء کے کھو جانے پر یا چٹیوں کے دباؤ کی وجہ سے روتے ہیں۔ سو ہم کرم کرنے والے خدا سے ہی شکایت کرتے ہیں اور کوئی طاقت و قوت بجز خدائے نصیر و معین کے کچھ نہیں۔

حرف "ف"

"والذين عُصموا من شصاص العفة الرسمية و صُبّغوا بالتقاة الحقيقية و افنتهم نارالمحبة و ليسوا كالذين يضبحون۔ و الذين ليس مقولهم كشفرة اذوذٍ و اذا نزل بهم أُفُرَّةٌ فهم يصبرون۔ و يحسنون الى من آذى من الفجرة۔و لوكان من زمر القر افصة۔ و يمكثون بحضرة الله و لايبرحون بل هم يمكدون۔ و الذين علٰى ايمانهم يخافون و يحسبون انه اخف طيرورةً من العصفور۔ و

[32] سِرّ الخلافۃ، روحانی خزائن۔ جلد ۸ صفحہ 380

الخوف ابلغ انقاءً من الیَسْتعور فلایقنعون علی رُذاذٍ و یعبّدون عَرُوْنَةً بجرآء لیجعلوھا بھرة۔ وکذالک یجرذون۔"[33]

ترجمه: اور وہ لوگ سطحی پاکیزگی کے جال سے بچائے گئے اور حقیقی تقویٰ کے رنگ میں رنگے گئے اور محبت کی آگ نے ان کو فناء کر دیا اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو ہانپتے ہیں۔ اور ایسے لوگ نہیں کہ جن کے الفاظ سخت کاٹنے والی دھار کی طرح ہوتے ہیں، اور جب ان پر بلاء یا سختی آتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں۔ اور اس کو جو بد خلق ان کی تکلیف کا موجب بنتا ہے اس کے ساتھ حسن سلوک سے کام لیتے ہیں، اگرچہ وہ ڈاکوؤں میں سے کیوں نہ ہو۔ وہ اللہ کے حضور حاضر رہتے ہیں اور اس سے ہٹتے نہیں اور وہیں قیام پذیر رہتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ جنہیں اپنے ایمان کا خوف دامنگیر رہتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا ایمان ایک پرندہ کی اڑان سے بھی ہلکا ہے۔ اور خوف اعلیٰ درجہ کی مسواک سے زیادہ صفائی کرنے والا ہے سو وہ ہلکی پھوار پر قانع نہیں ہوتے اور وہ سخت سنگلاخ زمین کو پائمال کرتے ہیں تا کہ وہ اس کو نرم و گداز کریں اور اسی طرح وہ (دونوں طرح کی زمینوں کو) الگ الگ کرتے ہیں۔

" ما لھم حافٌّ و لا رافٌّ و یذھبون این یشاءون۔ و واللّٰہ انی اریٰ نفوسھم قد فسدت۔ و شابھت ارضًا خربةً و بالحشائش الخبیثة ملئت۔ یزحفون کزحف البھائم و لا یستقیمون۔ الافراط عادتھم والاعتساف سیرتھم و آثار البراھمة الضالة مبلغ عرفانھم۔ و اشعار الشعراء وقود وجدھم و غذاء جنانھم۔ ترکوا ربھم والتصقوا بالدنیا و جعل اللّٰہ علی قلوبھم اکنّة فھم لا یفقھون۔ صنعوا لانفسھم مآزر من اصحاب القبور، و اضاعوا برکات ذَری الرب الغفور۔ و یفسقون و لا ینتھون۔"[34]

ترجمه: ان کے لئے ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ جہاں جی چاہے جاتے ہیں۔ اور اللہ کی قسم میں ان کو فساد میں پڑتا دیکھتا ہوں اور ان کے نفوس ایک ویران، بنجر اور بری بوٹیوں سے بھری زمین کے مشابہ ہو چکے ہیں، وہ جنوروں کی طرح گھسٹ گھسٹ کر چلتے

[33] تذکرة الشہادتین، روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ 99

[34] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 397 تا 398

ہیں اور سیدھا نہیں ہوتے۔ افراط ان کی عادت بن چکی ہے اور بھٹکنا ان کی روش ہو چکی ہے۔ گمراہ برہمنوں کا نقش قدم ان کے عرفان کا مَبلغ ہے اور شعراء کے اشعار ان کے وجد کو انگیخت کرنے والے اور ان کے دلوں کی غذا بن چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے رب کو چھوڑ دیا اور دنیا کے ساتھ چمٹ گئے اور اللہ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے، سو وہ سمجھتے نہیں۔ انہوں نے اپنے لئے قبروں میں پڑے مردوں کو بطور پناہ گاہ تصور کر لیا ہے۔ اور انہوں نے رب غفور کی پناہ کی برکات کو ضائع کر دیا ہے۔ اور وہ فسق میں جا پڑے ہیں اور باز نہیں آتے۔

حرف "ق"

"ویدعون کل دائق إلٰی عینهم ولا یسأمون، فیأتیهم کلّ من سمع نداءهم إلّا الذین صَمُّوا وذُحِقَ لسانهم وجُنَّ جَنَانُهم فهم لا یتوجَّهون۔ وکذٰلک جرت عادة الکفرة ما سمعوا نداء المرسلین و إن کانوا یَصْلِقُون۔ ولم یتیقّظوا بحسیس ولا بصَهصَلِقٍ حتّی أخذهم العذاب وهم لایشعرون۔ و جاهد النّبیون لعل الله یزیل صِیْقتهم ولعلّهم یُبْصرون۔ فقعدوا کأِمرأةٍ طالقٍ وعصوا ربّهم وأعرضوا کأنهم لا یعلمون۔ و طارت حواسُّهم کالحُکْلِ وکانوا ذوی حُسَاسٍ وذوی وَنْشٍ وکانوا یسبُّون النبیّین وینقرون، ویرتعون ویَلْعَصُونَ۔ إن الذین آمنوا هم فی الله یُجاهدون، ویلومون الأَرجل مع طَهقِها ویظنّون أنهم متقاعِسُون، ویؤثرون الشدائد لله لعلّهم یُقْبَلون، فیدرکهم رُحم الله ولا یُبقون فی أزْلٍ من العیشِ وبالفوز یَقْفِلُون، ویحسبهم زَمدَنٌ کزوانٍ والخلقُ بهم یَسلمون۔ یبتغون رضا الله ویصرخون کامرأة ماخض فیُدخَلونَ فی المقبولین."[35]

ترجمه: اور وہ ہر ہلاک ہونے والے بے وقوف کو اپنے چشمے کی طرف بلاتے ہیں اور تنگ نہیں پڑتے۔ سو ان کے پاس ہر وہ جو ان کی نداء کو سنتا ہے آجاتا ہے مگر وہ جو بہرے ہو گئے اور وہ جن کی زبانیں (بسبب بیماری) چِھلی ہوئی ہوں اور ان کے عقلوں پر پردہ پڑ چکا ہو اور وہ کچھ بھی توجہ نہ کریں۔ اور کفار کی یہی عادت رہی ہے کہ وہ مرسلین کی آواز نہیں سنتے اگرچہ ان کو چیخ چیخ کر پکارا جائے۔ اور وہ نہ ہی سرگوشی سے

[35] سِیرَۃُ الاَبدَال، روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ 135

جاگتے ہیں اور نہ ہی تیز آواز سے، یہاں تک کہ ان کو عذاب اچک لیتا ہے درآنحالیکہ وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ اور انبیاء اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ شائد اللہ ان کے گرد و غبار کو زائل کر دے اور تا وہ دیکھنے کے قابل ہو جائیں۔ سو وہ ایک طلاق یافتہ خاتون کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے ربّ کی نافرمانی کرتے ہیں اور اعراض برتتے ہیں گویا کہ وہ علم نہیں رکھتے۔ اور ان کے حواس ایک غیر مفہوم کلام کرنے والے شخص کی طرح اڑ جاتے ہیں اور وہ بد بخت اور فضول گو ہوتے ہیں اور انبیاء کو گالیاں بکتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں۔ وہ کھاتے ہیں اور کھانے کے حریص ہوتے ہیں۔ یقیناً ایمان دار اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور وہ (اپنی) ٹانگوں کو باوجود ان کے تیز روی کے دوش دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ شائد وہ پیچھے رہ گئے۔ اور وہ (اللہ کی راہ میں) تکالیف (اٹھانا) صرف اس لئے پسند کرتے ہیں کہ وہ قبولیت پا جائیں۔ سو اللہ کا رحم ان کو پکڑ تا ہے اور وہ تنگ حال زندگی میں نہیں رہتے اور کامرانیوں کے ساتھ لوٹتے ہیں۔ ذلیل شخص ان کو گندم کے ساتھ اگنے والی خودرَو بُوٹی تصور کرتا ہے جبکہ مخلوق انہی کے دم سے محفوظ رہتی ہے۔ وہ اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور کسی درد زِہ میں مبتلا عورت کی مانند چیختے ہیں تا کہ وہ مقبول لوگوں میں داخل کئے جائیں۔

حرف "کاف"

"احاطت شصيّة المتنصّرين و شرك سراتهم من سمك البحر الى سماك السماء و جرت فُلْكُهم فى بحر الاضلال مواخر ووقعت رَجْفَةٌ من عظمة شأنهم على كُلّ ما فى الارض فخرّوا لهم ساجدين۔ و ما بقى من عشّ و لا كنّ و لا وكر الا دخلت فيه ايدى الصيّادين۔"[36]

ترجمہ: عیسائیوں کا جال محیط ہو گیا اور ان کا جال سمندر کی مچھلیوں سے لے کر آسمان کی بلندی تک پھیل گیا اور ان کی کشتی گمراہی کے بحر میں تیزی سے چلی اور اس کا بھونچال ان کی عظمت شان کے سبب اہل ارض میں سے ہر ایک پر پڑا اور وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے اور شکاریوں کے ہاتھوں سے نہ تو کوئی گھونسلہ بچا اور نہ ہی کوئی کو ٹھڑی۔

---

[36] آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن۔ جلد ۵ صفحہ 371

حرف "ل"

"ومن علاماتهم أنّهم قوم ما لهم عن ربّهم حُنْتَأْلٌ ۔ يستأجزون عن الوسادة والآسن عندهم فى سُبُلِ الله زُلَالٌ، يبغون رضا الله والدّنيا فى أعينهم دَمَالٌ، وطالبها بطّالٌ، أو كأبى إبراهيم جيالٌ، ولهم بتركها قطوف دانية وجِزَالٌ، والدنيا لهم جِعَالٌ، يُجْعِلُ الله بها قِدْر معيشتهم فلا يمسُّهم خَبَالٌ، هذا من ربّهم ولهم منها الخزال وإِذْمالٌ، وإلى الله إِرْقَالٌ، وفى ذكره إرمعلالٌ، هم قوم يحسبون الدنيا زِبال، وإزعال النفس به ضلالٌ، و إنّها مُدًى يُذبح بها وطالبوها سِخالٌ، وماؤها ضَهلٌ وطعامها اغتيالٌ، وسيرتها الإعراض كفُسّلةٍ وصورتها كَقِحلٍ ما بقى فيه جمالٌ، وأوّلها أَوْنٌ وآخرها اِقْذِعْلالٌ، لا تجد كمثلها قُرزلًا، و إنها زقّومٌ فلا تحسبها قُعَالًا، ولذالک سَلَّ عليها عباد الرحمن سيفًا قَصَّالًا، وما أخذوها بيديهم وما بغوا إِمْصَالًا، وطلّقوها بثلاثٍ وما شابهوا مُمْغِلًا، و أتمّوا قولًا وحالًا وما بالوا طَمْلًا فيما بلغوا إِبْسَالًا."[37]

ترجمہ:اور من جملہ علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اپنے ربّ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ وہ اپنے تکیوں سے الگ رہتے ہیں(یعنی سہل پسندی کی زندگی سے دور ہوتے ہیں) اور بدبودار پانی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہوں میں آبِ زلال کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور دنیا ان کے لئے ایک سیاہ بدبودار پرانی کھجور سے زیادہ نہیں ہوتی اور اس دنیا کا طلبگار ان کے سامنے ایک بے کار شخص ہوتا ہے۔ یا ابراہیم کے والد کی طرح بجو۔ اور ان کے لئے دنیا کو ترک کرنے کے سبب نزدیک لائے ہوئے خوشے اور عطائے کثیر ملتی ہے۔ اور دنیا ان کے لئے ایک چیتھڑے کے برابر رہ جاتی ہے جس سے اللہ ان کی معیشت کی ہانڈی اتارتا ہے مگر ان

[37] روحانی خزائن۔ کمپیوٹرائزڈ: جلد ۲۰- سِیرَةُ الاَبدَال: صفحہ 136

(اولیاء) کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ یہ ان کے رب کی طرف سے ہے اور وہ اس سے (یعنی دنیا سے) مکمل انقطاع اختیار کرتے ہیں اور یکسر فراموش کر دیتے ہیں۔ اور وہ اللہ کی طرف سرعت سے بھاگتے ہیں۔ اور اس کے ذکر میں ان کے آنسو لگاتار بہتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کی وقعت صرف اتنی ہے کہ جتنی (خوراک) ایک چیونٹی اپنے منہ میں اٹھاتی ہے۔ اور نفس کو اس سے شادمانکرنا سراپا گمراہی ہے۔ اور یہ وہ بڑی چھریاں ہیں جن سے ذبح کیا جاتا ہے اور اس کے چاہنے والے بکروٹے ہیں۔ اس کا پانی نہائیت تھوڑا ہے اور اس کا کھانا سراسر ہلاکت ہے۔ اس کی عادت ایک بے مروّت عورت کی سی ہے۔ اور اس کی شکل کسی فاقہ کش بوڑھے جیسی ہے جس کی کھال ہڈیوں پر خشک ہو گئی ہو، اور اس میں کوئی بھی خوبصورتی باقی نہ رہی ہو۔ اس کا آغاز آسانی ہے مگر اس کا انجام سخت مشکل ہے۔ تو کسی کو اس جیسا کمینہ صفت نہیں پائے گا۔ یہ (دنیا) تھوہر کا پودا ہے تو اس کو انگور کا خوشہ گمان مت کر۔ اسی لئے رحمن خدا کے بندوں نے اس پر شمشیر برّاں تانے رکھی ہے۔ اور انھوں نے اس (دنیا) کو اپنے دونوں ہاتھوں سے نہ پکڑا نہ سمیٹا۔ اور اس کو تین طلاقیں دے دیں اور ایک ایسی عورت کے مشابہ نہیں ہوئے جو ہر سال بچہ جنتی ہو۔ اور اپنے ہر قول و حال میں کامل ہوتے ہیں اور وہ کسی (الزام میں) لتھڑنے کا پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار اور پیش پیش رہتے ہیں۔

حرف "م"

"اعلم حفظک اللہ القیّوم۔ و ایّدک فی خیرٍ تروم۔ ان ھذا الزمان ھو الزمان الظلوم کانہ الیوم المسموم۔ او البلاد الجروم۔ ضاعت فیہ المعارف والعلوم۔ وشاعت البدعات والرسوم۔ وخلصت للدنیا الھمم والھموم۔ و حمئت بئار الطبائع ونزح الجموم۔ وحسبوا الزقّوم کانہ الزقّوم۔ و قلّ المؤمنون وکثر اللئام الخصومّ ۔ وجعلوا المسِیْح الٰھا وقد رأو انہ المسکین الجھوم وکذالک جاء ت الایّام الحسوم فنشکوا الَی اللہ ربّ العالمین۔"[38]

[38] روحانی خزائن۔ کمپیوٹرائزڈ: جلد ۹- منن الرّحمٰن: صفحہ 174

ترجمہ:اے پڑھنے والے اس کتاب کے خدائے قیوم تجھے غلطیوں سے نگاہ رکھے اور ہر یک نیک مقصد میں تیرا مددگار ہو جائے کہ یہ زمانہ نہایت ستم گار زمانہ ہے گویا وہ ایک نہایت گرم دن ہے یا ایسا ملک ہے جس میں سخت گرمی پڑتی ہے۔اس زمانہ میں علم اور معارف ضائع ہوگئے اور رسوم اور بدعات پھیل گئے۔اور سارے غم اور ساری ہمتیں دنیا کے لئے خالص ہوگئیں اور طبیعتوں کے کوئلوں میں سیاہ مٹی پڑ گئی اور بہت پانی والا کنواں خشک ہوگیا۔اور اس زمانہ کے لوگوں نے درخت زقوم کو ایسا سمجھ لیا کہ گویاوہ کھجوریں اور مکھن ہے۔اور مومن کم ہوگئے اور لئیم جھگڑنے والے زیادہ ہوگئے۔اور اسی طرح ایسے ہی منحوس دن متواتر آگئے سو ہم یہ گلہ جناب الٰہی میں کرتے ہیں جو رب العالمین ہے۔

حرف"ن"

"الحمد للّٰہ الرّب الرّحمٰن۔ ذی المجد والفضل والاحسان۔ خلق الانسان۔ علمه البیان ۔ ثم جعل من لسان واحدۃ السنة فی البلدان۔ کما جعل من لون واحد انواع الالوان۔ و جعل العربیة اُمّا لکل لسان۔ وجعلها کالشمس بالضوء واللمعان۔ هو الذی نطق بحمده الثقلان۔ و اقرّ بربوبیته الانس والجان۔ تسجد له الارواح والابدان۔ والقلب واللسان یحمدان۔ سبحان ربّنا ربّ مایُوجد وما یکون وکان۔ یفعل ما یشاء وکل یوم هو فی شان۔"[39]

تمام تعریفیں اس اللہ کو جو رب اور رحمن ہے۔بزرگی اور فضل اور احسان اسی کی صفات ہیں۔انسان پیدا کیا اور اس کو بولنا سکھلایا پھر ایک زبان سے کئی زبانیں شہروں کر دیں۔جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع اقسام کے بنادیئے اور کو ہر یک زبان کی ماں ٹھہرایا۔اور اس کو چمک اور روشنی میں وہی ہے جس کی حمد آدمی اور جن کر رہے ہیں۔اور اس کے رب ہونے کا ہیں۔روحیں اور بدن اس کو سجدہ کرتی ہیں۔ دل اور زبان اس کی بولنے والا اس کی تسبیح میں مشغول ہے۔میں لگے ہوئے ہیں۔ہمارا رب پاک ہے جو موجودہ زمانہ اور آئندہ اور گذشتہ کا رب ہے جو چاہتا ہے

[39] روحانی خزائن۔کمپیوٹرائزڈ: جلد ۹- منن الرّحمٰن: صفحہ 140 تا 152

"ومن علاماتهم أنّک تجدهم کرجلٍ رزین، وعمود رَصِین، وتاجرٍ و بدء زَحنته وقَیل المعاصرین، ویزجّون عیشتہم فی حَذَلٍ و أنین، ویبیتون لربّهم قائمین وساجدین، ویجتنبون حِطْل الشهوات ویعبدون ربّهم حتّی یأتیهم یقین۔"[40]

ترجمہ:اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں پختہ رائے والے، دردمند سردار جیسا پائے گا۔ جو سالارِ کارواں ہو اپنے ہم عصروں کا سردار پائے گا۔ اور وہ اپنی زندگی گریہ وزاری میں گزارتے ہیں اور اپنے ربّ کے لئے قیام و سجود میں راتیں گزارتے ہیں اور نفسانی خواہشات کے بھیڑیئے سے بچتے ہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ انہیں موت آجائے۔

حرف"ہ"

"لا تترکوا العلوم الصادقة والدعاء ولا تهنوا مِن طلب الهدایة کالنصاری فتکونوا من الضّالین. وحثَّ علی طلب الهدایة إشارةً إلی أن الثبات علی الهدایة لا یکون إلا بدوام الدعاء والتضرع فی حضرة اللّٰه۔ ومع ذلک إشارة إلی أن الهدایة أمرٌ مِن لدیه والعبدُ لا یهتدی أبدًا من غیر أن یهدیه اللّٰه ویُدخله فی المهدیّین۔"[41]

ترجمہ:اور سچے علوم اور دعا(کادامن) مت چھوڑو، اور عیسائیوں کی طرح ہدایت طلب کرنے میں سستی مت دکھاؤ مبادا گمراہوں میں سے ہو جاؤ۔ اور (اللہ نے) طلبِ ہدایت کے لئے ترغیب دلاتے ہوئے اشارۃً یہ بتایا کہ ہدایت پر ثبات قدم دعا پر ہیشگی اور اللہ کے حضور تضرّع کے بغیر ممکن نہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ اشارہ بھی کیا کہ ہدایت اس(اللہ) کی طرف سے ہے اور بندہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا بغیر اس کے کہ اللہ اس کو ہدایت عطا فرمائے اور اس کو ہدایت یافتہ میں شامل کر دے۔

---

[40] سیرَۃُ الأبدَال، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ 132

[41] کرامات الصّادقین، روحانی خزائن۔ جلد ۷ صفحہ 124

حرف "ی"

"أيها الشيخ! الوقت قد دنٰی ومعظم العمر قد فنی فأْتنی علی شريطة الصبر والتوقّف وقبول الهدیٰ وعُدْ إلى الحق ودعِ العداء ولا تنس حقك فی العُقبی ولا تُبارز المولٰی وسارِعْ إلیَّ مُرتدعًا ليغفر لک الله ما سلف وما مضی وطاوِعِ الحق وكن من المطاوعين۔"[42]

ترجمہ:اے شیخ! وقت قریب آگیا اور عمر کا اکثر حصہ ختم ہو گیا۔ سو تُو میرے پاس صبر و رضا سے مشروط ہو کر، توقف اور ہدایت کو قبول کرنے کی غرض سے آ۔ اور حق کی طرف رجوع کر اور دشمنی کو چھوڑ اور آخرت میں اپنے حق کو نہ بھول اور اللہ کے ساتھ مقابلہ مت کر اور میری طرف تیار ہو کر تیزی سے آ۔ تا کہ اللہ تیرے وہ سب گناہ جو گزر چکے ہیں معاف فرما دے اور حق کی اتباع کرتے ہوئے متبعین میں شامل ہو جا۔

سلطنت حروف کے بے تاج بادشاہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک تصنیف میں بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں خاص طور پر خدائے تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اُردو یا فارسی دو حصّہ پر منقسم ہوتی ہے۔ **(۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مَیں اُس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقّت اُٹھانی نہیں پڑتی** مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اُٹھا کر اور بہت سا وقت لے کر اُن مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم۔ **(۲) دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب اُن کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے** اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح رُوح القدس میرے دل میں

[42] تحفۃ بغداد، روحانی خزائن۔ جلد۷ صفحہ 12

ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت مَیں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیاری عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اُس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح لفظ ضِفف ڈالا گیا جس کے معنے ہیں بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنی ہیں غم وغصّہ سے چُپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دِل پر وحی ہوئی کہ وجوم۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ **عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے ہوئے فقرات وحی متلو کی طرح دِل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا اُن کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرف سے۔ اور بعض اوقات کچھ مُدّت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے برنگ وحی متلو القاہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے** چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ اُن کا لکھا گیا ہے اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔"[43]

---

[43] نزول المسیح، روحانی خزائن۔ جلد ۱۸ صفحہ 435